جعفر بلوچ

چل بسا جعفر بلوچ

(زندہ دل شاعر کے قلم سے خودنوشت مرثیہ)

تاریخ وفات: ۲۷/اگست ۲۰۰۸ء (لاہور)

موت کیسے زندگی کو آ کے لیتی ہے دبوچ
ہو غلط یارب! سنا ہے چل بسا جعفر بلوچ
منفرد وہ شخص تھا اور منفرد اس کی تھی سوچ
چل بسا جعفر بلوچ

اس میں کیا شک ہے، وہ شاعر تھا نہایت ارجمند
کنزِ مخفی کے گہر اور انجمِ فکرِ بلند
اس کا شہبازِ تخیل عرش سے لاتا تھا نوچ
چل بسا جعفر بلوچ

ناروا ہے بُخل اب تو اس کے استحسان میں
تھا وہ یکتا شاعری اور نثر کے میدان میں
غالب اور اقبال کو اپنا سمجھتا تھا وہ کوچ
چل بسا جعفر بلوچ

ارتجالاً کیا کریں ہم اس کی تعیینِ مقام
ہاں سفر کرتا رہا وہ سُست تھا یا تیز گام
عشق کی راہوں میں اس کے پاؤں میں آئی نہ موچ
چل بسا جعفر بلوچ

مدت العمر اس کو دیکھا ہم نے راہِ خیر پر
مسلک اس کا صلح وامن وآشتی ہی تھا مگر
دشمنانِ علم ودانش کو وہ لیتا تھا دبوچ
چل بسا جعفر بلوچ

وہ سراپا تھا نیاز وعجز واخلاص وادب
جب کبھی ہوتا تھا لیکن سخت مغلوب الغضب
اللہ بخشے، کرلیا کرتا تھا وہ گالی گلوچ
چل بسا جعفر بلوچ

گل محمد سے بھی بڑھ کر تھا اُسے ہلنا محال
بابِ عبرت بن گیا اس کی قناعت کا وبال
پھر بھی استقلال میں اس شخص کے آیا نہ لوچ
چل بسا جعفر بلوچ

حور وغلماں خلد میں ہر آن بہلائیں اُسے
اور کُنجِ قبر میں ایذا نہ پہنچائیں اُسے
اہل شر، کیڑے مکوڑے، سانپ، بچھو، کاکروچ
چل بسا جعفر بلوچ